

دوم :

دوسری بات یہ ہے کہ :

اوراگر اس عورت کی ملازمت کسی جائز کام میں ہے ، اور اسے بیماری آدبوجے جس کی بنا پر اس کا ڈیوٹی پر جانا مشکل ہو ، یا پھر اس کی بیماری لمبی ہو جائے اور جلد شفایابی نہ ہو ، یا پھر مرض شدت اختیار کر جائے تو خاوند کو اس کا خیال رکھنا چاہیے اور اسے تنگ نہیں کرنا چاہیے ، اور خاوند کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی سے ایسا مطالبہ کرے جس میں بیوی کو کسی قسم کا ضرر اور نقصان ہو ۔

اور خاوند پر یہ ضروری اور واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے حسن معاشرت کرتے ہوئے اچھے طریقے سے زندگی بسر کرے ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور ان عورتوں کے ساتھ اچھے اور احسن انداز میں بود و باش اور معاشرت اختیار کرو النساء (19) ۔

اور یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں کہ بیوی سے اس کی بیماری کی حالت میں ڈیوٹی پر جانے کا مطالبہ کیا جائے ۔

حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی امت کی عورتوں کے بارہ میں مردوں کو یہ وصیت فرماتے ہوئے کہا ہے :

(عورتوں سے اچھائی اور بھلائی کرو اور میری نصیحت ان کے بارہ میں قبول کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (3331) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468) ۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ : ان عورتوں کے متعلق میری وصیت قبول کرو ، اور ان کے ساتھ نرمی اور اچھا برتاؤ اور حسن معاشرت کرو ۔ اھ دیکھیں فتح الباری ۔

اور خاوند کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ بیوی کی سچائی میں شک نہ کرتا رہے ، بلکہ اس کی اپنی بیوی کے ساتھ تو زندگی ثقاہت اور صدق پر قائم ہونی چاہیے نہ کہ شک و شبہ کی بنیاد پر ۔

اور جب خاوند میڈیکل رپورٹ جو کہ بیوی کی بیماری کو ثابت کر رہی ہو اور بیماری کے آثار سے بھی اس بات پر یقین نہ دلا سکیں کہ اس کی بیوی بیمار ہے تو پھر ایسی کون سی چیز ہے جو اسے بیماری کا یقین دلائے گی ؟ بلکہ کوئی ایسی چیز نہیں جو اسے بیماری کا یقین دلائے ۔

تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اس سے اپنے رویہ کو نرم رکھے اور اس کے ساتھ اچھے طریقے سے معاملات کرے ہو سکتا



ہے اللہ تعالیٰ اس کے خاوند کو وہ راہ دکھا دے جس میں اس کے خاندان اور اہل و عیال کی خیر و بہلائی ہو ۔

واللہ اعلم .